ایک اہم دینی تحریک

کا

تعارف

از

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

مکتبہ اسلام لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پچھلے برسوں میں ہماری مذہبی زبان کے جو الفاظ سب سے زیادہ کثرت سے استعمال ہوئے ہیں، ان میں لفظ "تبلیغ" بھی ہے، استعمال کی کثرت اور مقاصد کے اختلافات سے اس لفظ کے حقیقی معنی و مفہوم پر بہت سے پردے پڑ گئے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں کچھ عرض کیا جائے۔

انبیاء علیہم السلام کا سب سے بڑا امتیاز اور ان کا مشترک وصف یہ ہے کہ وہ خلق کو حق کی طرف دعوت دیتے ہیں تقریباً ہر نبی کے تذکرہ میں آتا ہے قال یٰقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ (کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں) اس تبلیغ کے طریقہ میں بھی وہ سب سے ممتاز ہیں اور وہ دین کی خاطر گھر سے باہر قدم نکالتے ہیں اور مخلوق خدا کی طرف خود چل کر جاتے ہیں وہ لوگوں کا انتظار نہیں کرتے کہ سارا عالم اپنے نفع نقصان سے بے پرواہ ہوتا ہے بلکہ خود پیش قدمی فرماتے ہیں وہ دین کے لئے ہر طرح کی جد و جہد، ہر طرح کی زحمت برداشت کرتے ہیں، ان کے پیروان کے ساتھ ساتھ اور ان کے بعد اپنے مقصد کی دھن میں مستغرق، دنیا سے بے نیاز مجنوں صفت دیوانہ وار گلی کوچوں میں، میدانوں اور وادیوں میں، پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور آبادیوں میں، گاؤں اور قصبات میں جنگل جنگل اور شہر بہ شہر پھرتے رہتے ہیں۔ میلوں اور بازاروں اور مکانوں پر اللہ کا نام سناتے ہیں۔ بند دروازوں پر دستک دیتے ہیں اور گھر گھر صدا لگاتے ہیں (انی دعوتہم جہاراً ثم انی اعلنت لہم واسررت لہم اسراراً) حضرت نوح فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو بآواز بلند پکارا اور میں نے ان سے پکار کر کہا اور

آہستہ ان کے کان میں بھی کہا)

انبیا کا یہ وصف ہے کہ وہ اللہ سے بھی واصل ہوتے ہیں اور مخلوق میں بھی شامل ہوتے ہیں، ان کا عروج اتنا بلند ہوتا ہے کہ جبرئیل امین بھی انکی رفاقت نہیں کرسکتے اور ان کا نزول بھی ایسا ہوتا ہے کہ ظاہر بیں کہنے لگتے ہیں کہ مالِ ھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق (اس پیغمبر کو کیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے) پیغمبرانہ شان یہ ہے کہ معراج میں جاکر خلق خدا کے ہدایت و نفع کے لئے اس تیرہ دان خاکی میں پھر واپس تشریف لائے۔ غرض پیغمبر خلق خدا کے نفع کے لئے جلوت کو خلوت پر اختلاط کو عزلت پر ترجیح دیتے ہیں، وہ خلق خدا میں احکام خداوندی کی اشاعت اور انکے راستہ میں جد وجہد کے سلسلہ میں قرب الٰہی کی منزلیں طے کرا دیتے ہیں۔ وہ فرائض ان کی ترویج و اشاعت اور ان کے زندہ کرنے کی کوشش کے ذریعہ خدا تک پہنچاتے ہیں وہ ہر ناکارہ سے کام لیتے ہیں، جاہلوں کو دنیا کا معلم اور گمراہوں کو عالم کا رہبر اور رہنما عامیوں کو دین کا مبلغ اور دنیا کا مصلح بنا دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبروں کے سردار ہیں، اس لئے پیغمبر جس خصوصیت اور وصف کی وجہ سے عام لوگوں سے ممتاز ہیں۔ آپ اس خصوصیت و وصف میں تمام پیغمبروں میں ممتاز ہیں۔

چنانچہ آپ کی تبلیغ اور آپ کا طریقۂ تبلیغ سب سے زیادہ وسیع اور سب سے زیادہ سادہ ہے۔ سیرت نبوی کا ہر طالب علم بلکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ آپ نے اشاعت دین اور تبلیغ اسلام کیلئے کوئی درس گاہ، کوئی مخصوص ادارہ قائم نہیں کیا اسلام کی اس حیرت انگیز ترقی اور عالمگیر اشاعت کے لئے لاکھوں مدارس اور ادارے ناکافی ہوتے، کروروں روپئے اور وسیع ترین عمارتیں تنگ ہوتیں، آپ کا طریقہ یہی تھا

کہ جو لوگ اسلام قبول کرتے ان کو آپ دوسروں میں کوشش اور دین کیلئے جد وجہد پر مامور فرما دیتے اور اس کوشش کے ذریعہ خود ان کی تکمیل و ترقی اور دوسروں کی تعلیم و اصلاح کا کام لیتے۔ گویا غیر مسلمین اور عام مسلمان اور دینی جد وجہد کے میدان، ان کے مدارس اور تربیت گاہیں تھیں، جہاں وعدہ الٰہی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (جن لوگوں نے ہمارے بارے میں کوششیں کیں ان کو ہم اپنے راستہ پر لگا دیں گے) کے مطابق ان کو ایمان واستقامت حکمت و معرفت اور علم وتفقہ اور دوسری دینی و دنیوی دولتیں نصیب ہوتیں ظاہر ہے کہ اتنی کثیر تعداد کی تعلیم و اصلاح اس کے بغیر ممکن نہ تھی اور تکمیل تو اس عملی جد وجہد کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ حکومت اور شہنشاہیاں بھی پوری پوری قوم کی (پھر اس قوم کی جو جہالت کے اس درجہ میں ہو جس میں عرب تھے) اصلاح و تعلیم اور انقلاب حال پر قادر نہیں مگر اس ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عرب کی شتربان قوم کو دنیا کا معلم و ہادی بنا دیا اور تیئیس سال کی مدت میں لاکھوں کی تعداد میں ایسی جماعت پیدا کر دی جو اپنی سیرت واوصاف میں ترقی باطن اور آراستگی ظاہر میں ملائک صفت اور قدسی سیرت تھی رضی اللہ عنہم اجمعین، ان پر نہ کوئی رقم صرف ہوئی نہ اس کام کے لئے کوئی عملہ رکھا گیا اور نہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر ہوئیں لیکن چند سالوں میں یہ حضرات تربیت یافتہ مہذب وآراستہ اور خود کیمیا اور کیمیا گر بن گئے، یہ عظیم الشان کام اپنے نتائج کے اعتبار سے معجزہ ہے، اور اپنی سادگی اور سہولت میں بھی معجزہ ہے۔

پھر جب زمانہ کا مزاج بدل گیا، طبیعتوں میں قبول کرنے کی استعداد اور دلوں میں سچی طلب پیدا ہو گئی، دین کی عزت اور اللہ کی توقیر و عظمت دلوں میں جاگزیں ہو گئی تو جس طرح موسم بہار میں ہزاروں چمن کھل جاتے ہیں اور برسات کے موسم

www.abulhasanalinadwi.org

میں زمین میں اس درجہ کی قوت نمو اور روئیدگی پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر کوئی بیج ڈال دیا جائے تو فوراً اگ آئے اسی طرح دین کے اس موسم بہار میں خود بخود ہزاروں درسگاہیں اور ہزاروں تربیت گاہیں پیدا ہو گئیں، تعلیم و تعلم اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا اور اس سے فائدہ اٹھانے اور اس کی قدر دانی کی توفیق سابق طریقہ کار کی برکت اور تاثیر سے نصیب ہوئی۔

آج بھی دنیا اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ ویسی ہے جیسی آغاز اسلام کے وقت تھی موجودہ تعلیمی و اصلاحی ادارے نہایت ضروری ہیں بلکہ ان سے ہزار چند اداروں کی ضرورت ہے مگر امت کی عمومی تعلیم و تربیت اور انقلاب حال کیلئے کافی نہیں ہو سکتے اس لئے خود حضرات انبیاء کا طریق ہی مفید اور مناسب ہے کہ ساری امت اپنے کو داعی اور مبلغ اور احکام الٰہی کا مخاطب سمجھے کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله (تم بہترین امت ہو جو پیدا ہی اسلئے کئے گئے ہو کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو اور اللہ پر ایمان لاؤ) انبیاء کے طریق تعلیم کو زندہ کیا جائے مخصوص طبقہ اور جماعت کے علاوہ ہر طبقہ اور ہر حیثیت کا آدمی اپنے مشاغل کے ساتھ دین کیلئے کچھ وقت ضرور نکالے، جماعتیں بنا بنا کر کچھ وقت کے لئے، تعلیم و تعلم کے لئے گھر گھر پھرنے اور گھر سے نکلنے کا آغاز کیا جائے عالم جاہلوں میں، خواندہ ناخواندوں میں اور ہر شخص اپنے سے زیادہ ناواقف اور پست لوگوں میں اللہ کے احکام کی تبلیغ کی کوشش کرے جو کلمہ جانتے ہیں وہ کلمہ نہ جاننے والوں میں کوشش کریں، نماز پڑھنے والے بے نمازیوں میں تبلیغ کریں اس وقت کو زیادہ سے زیادہ کار آمد بنانے، دینی اور روحانی فوائد و برکات حاصل کرنے اور اس راہ میں جو خطرات اور فتنے پیش آسکتے ہیں ان سے حفاظت کیلئے مبلغین کو ہدایت ہے کہ محض حکم الٰہی کی تعمیل و اطاعت کی نیت رکھیں جن لوگوں

www.abulhasanalinadwi.org

میں وہ تبلیغ کیلئے جاتے ہیں ان کی ہدایت کے بجائے اپنی تکمیل و استقامت کو مقصود سمجھیں، ہر مومن کے ساتھ تواضع وانکسار کے ساتھ پیش آئیں اور کلمہ گو کی توقیر واحترام کی عادت ڈالیں اور اسکی تحقیر اور ایذاء کو حرام سمجھیں، اپنے گھر سے نکلنے کے زمانہ میں اپنا وقت ذکر تلاوت اور تعلیم اور کتب دینیہ کے مطالعہ میں مشغول رکھیں، اس کام اور تمام فرائض و نوافل میں بالعموم ایمان (اللہ کے وعدوں پر یقین) اور احتساب (ثواب کی نیت) کا دھیان اور تفکر بڑھائیں تاکہ اعمال میں حقیقی روح اور صحیح وزن اور قیمت پیدا ہو، دین کے لئے جد وجہد اور جاں نثاری اور جاں بازی کیلئے اپنے کو تیار کرتے رہیں۔ مصالح اور اسباب کی پرستاری کے بجائے اللہ کی پرستاری اختیار کریں اور نتائج سے بے پرواہ ہو کر کام کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔

یہ ذہنی اور عملی نظام جو انبیاء علیہم السلام کے طریق کار سے ہماری دانست اور نظر میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے وہ تمام حکمتیں برکات اور منافع رکھتا ہے جو انبیاء علیہم السلام کے طریق کی خصوصیات ہیں، یہ اللہ سے قرب حاصل کرنے کی بے خطر اور قریب ترشاہراہ ہے کہ فرائض کے ذریعہ اللہ سے جو قرب حاصل ہوتا ہے وہ نوافل سے کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا حدیث قدسی ہے وما تقرب الی عبدی بشئ احب الی مما افترضت علیہ (جن چیزوں کو میں نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے ان کے ذریعہ سے قرب حاصل کرنا دوسرے اور تمام طریقوں سے مجھے زیادہ محبوب ہے) اور فرائض میں بھی اولین اور اعلیٰ ترین فرائض (ارکان دین) سے جو قرب حاصل ہوتا ہے وہ عام فرائض سے نہیں حاصل ہو سکتا چہ جائیکہ وہ کوشش کہ جس سے ارکان اسلام اور فرائض اسلام زندہ ہوں اور ان کا عام رواج پڑے، ایک سنت کے زندہ کرنے پر جس اجر وثواب کا وعدہ ہے اس سے فرائض کے زندہ کرنے کے اجر وثواب کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، پھر دین کیلئے جد وجہد اعمال میں سب سے ہے

www.abulhasanalinadwi.org

جن پر اللہ نے اپنی رحمت کا وعدہ کیا ہے۔ ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ (بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں کوششیں کیں وہی اللہ کی رحمت کی امید کرتے ہیں) دین کے لئے صحیح حرکت ہزار پردوں کو اٹھاتی، صحیح علم کے دہانے کھولتی اور فقہ و حکمت کے اُبلتے چشمے جاری کرتی ہے من عمل بما یعلم اورثہ اللہ علم مالم یعلم (جس نے اپنے علم پر عمل کیا جو وہ جانتا ہے اس کو اللہ وہ علم بخشتا ہے جو اس کو پہلے سے حاصل نہیں) یہ مسلمان کا مسلمان سے فائدہ اٹھانے کا راستہ ہے یہ اہل دین او اہل علم سے استفادہ کرنے اور ان سے ربط بڑھانے کا ذریعہ ہے یہ امت کے مختلف طبقوں سے بدگمانیوں اور غلط فہمیوں کے رفع کرنے کا ذریعہ ہے یہ تحریک دین کی جڑ کو شاداب کرتی ہے جس سے اس کے سب برگ و بار سرسبز ہو جائیں گے علوم نتیجہ خیز اور بار آور بننے لگیں گے، اصلاحی اور تعلیمی کوششوں کی تاثیر بڑھ جائے گی طلب صادق اور حق کے قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جائے گی۔

یہ محض نظری اور خیالی نقشہ نہیں ہے بلکہ اس اصول و طریق پر اس زمین میں کام کرنے کا آغاز و تجربہ کیا گیا جس سے زیادہ بنجر اور سنگلاخ زمین کسی اصلاحی کام کیلئے ہندستان میں شاید ڈھونڈے سے بھی نہ مل سکے۔ میوات میں ۳۰، ۳۵ لاکھ مسلمانوں کی آبادی بتلائی جاتی ہے ان کے حالات عرب جاہلیت کے حالات سے بہت ملتے ہوئے تھے وہ کلمہ تک سے ناآشنا تھے، نماز سے ایسے بیگانہ تھے کہ جسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ایک تماشہ کے طور پر جمع ہو جاتے، ان کے نام ہندوانہ تھے، ان کی رسمیں اور عادات ہندوانہ تھیں، شرک و بت پرستی کا رواج ہو گیا تھا، علم سے ان کو کوئی سروکار نہ تھا، اس قوم کی تعلیم و اصلاح کے لئے اس اصول و نظام کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا چنانچہ اس علاقہ میں اس کا آغاز کیا گیا اور اس کا نتیجہ ہے کہ

www.abulhasanalinadwi.org

آج اس سرزمین میں حیرت انگیز انقلاب نظر آتا ہے صحیح اسلامی زندگی اور دینداری کے نمونے پیدا ہونے لگے جو اپنی سادگی اور جذبہ سے قرن اول کی یاد تازہ کردیتے ہیں دین کیلئے جد وجہد، ترک وطن اور جفاکشی میں یہ قوم ہندوستان میں سارے مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ اور نظیر بن گئی، علاقہ کی عام فضا اور ہوا ایسی بدلنے لگی اور طبیعتوں میں دین کی ایسی استعداد اور طلب پیدا ہوگئی کہ اس تحریک کے اثر سے ہزاروں مسجدیں، سیکڑوں مدرسے اور مکتب اور صدہا عالم وحافظ پیدا ہوگئے اور یہ تاریک خطہ جو سیکڑوں برس سے اسلام کی روشنی سے محروم تھا، دیکھتے دیکھتے منور ہوگیا۔ وہ قوم جو ہندوستان کی تاریخ میں رہزنی، غارت گری اور بداخلاقی کے لئے ضرب المثل تھی اور جس کے ڈر سے ناصر الدین محمود کے زمانہ میں شہر پناہ دلی کے دروازے سرِ شام سے بند ہو جاتے تھے، پر امن، ایماندار اور امانت شعار بن گئی اور اسکے علاقہ میں جرائم میں محسوس ونمایاں کمی واقع ہوئی، اب یہ دعوت ہندوستان کے مختلف صوبوں اور شہروں میں پھیل رہی ہے اور وہ اثرات ونتائج ظاہر ہونے لگے ہیں جو صحیح اور بنیادی دینی جد وجہد اور اس دعوت کے محکم اصول کا طبعی نتیجہ ہیں۔

جو حضرات دینی طلب اور عمل کا جذبہ رکھتے ہوں اور خالص اسلامی اصول پر صحیح طریق کار کی تلاش میں ہوں ان کو دعوت عام ہے کہ وہ اس دعوت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وقت نکال کر مبلغین اور کارکنوں کے ساتھ کام کرکے اس کا عملی تجربہ حاصل کریں۔

اگر آپ کو

تبلیغی، اصلاحی اور مذہبی کتابوں کے دیکھنے کا شوق ہو تو

مکتبہ اسلام لکھنؤ سے طلب کیجئے۔

مطبوعہ [illegible] پریس لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org